لاڈلی بچھیا گلابو

مومو کو ایشی ای
مصور چیچو کو ناکاتانی

یہ کتاب بنیادی طور پر جاپانی زبان میں فوکوئنکن شوتین پبلشرز نے شائع کی تھی جو اب ہندوستانی زبانوں میں ٹویوٹا فاؤنڈیشن کے اشتراک سے شائع کی جا رہی ہے۔

1993 (ساکا 1914)

ISBN 81-237-0053-9 -

Rosy, the Greedy Calf *(Urdu)*

قیمت : 12.00

ناشر: ڈائرکٹر، نیشنل بک ٹرسٹ، انڈیا

A-5 گرین پارک، نئی دہلی - 110 016

نہرو بال پستکالیہ
لالچی پنچھیا گلابو
موموکو ایشی ای
مصوّر
چیوکو ناکاتانی
مترجم
سہیل انجم
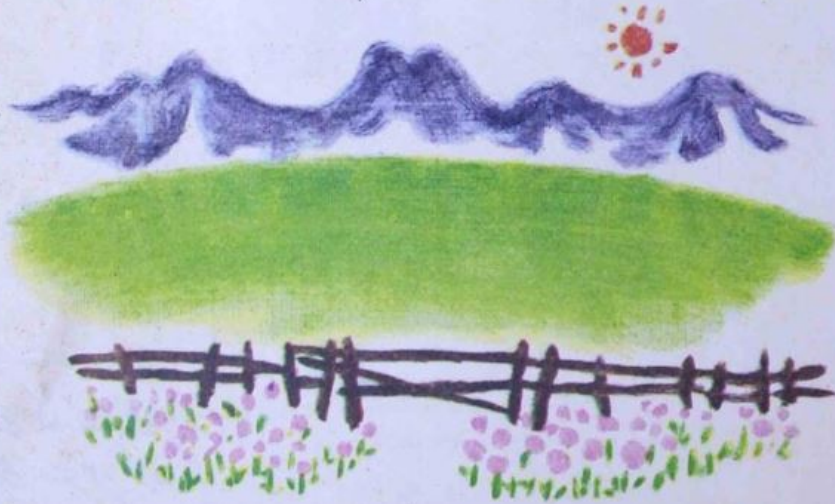
وادی کے ایک کھیت میں
ایک دن ایک پیاری سی بچھیا نے جنم لیا
اس کی ناک خوبصورت اور گلابی تھی
چنانچہ کسان نے اس کا نام "گلابو" رکھا۔

بعد میں کسان کو پتا چلا کہ
گلابو بہت ہی لالچی بچھیا ہے۔
وہ پورے دن بس کھاتی ہی رہتی ہے۔
صرف اتنا ہی نہیں بلکہ
کھانے کے لیے وہ ہنگامہ بھی کھڑا کرتی ہے۔
اگر کسان اس کو سوکھی گھاس دیتا
تو وہ تب تک کھانے سے انکار کرتی
جب تک کہ وہ اسے مکئی کا آٹا نہیں دیتا۔
اگر کسان مکئی کا آٹا دیتا
تو وہ ہری اور نرم گھاس کا انتظار کرتی۔

جاڑے میں کسان اور اس کے گھر والوں کے لیے
گلابو کے واسطے اس کے من پسند
کھانوں کا بھرپور انتظام کرنا بہت ہی مشکل ہو گیا۔
لیکن گلابو اچھی طرح کھانے لگی اور خوب بڑی ہونے لگی۔
اس کی کھال چمکدار ہو گئی۔
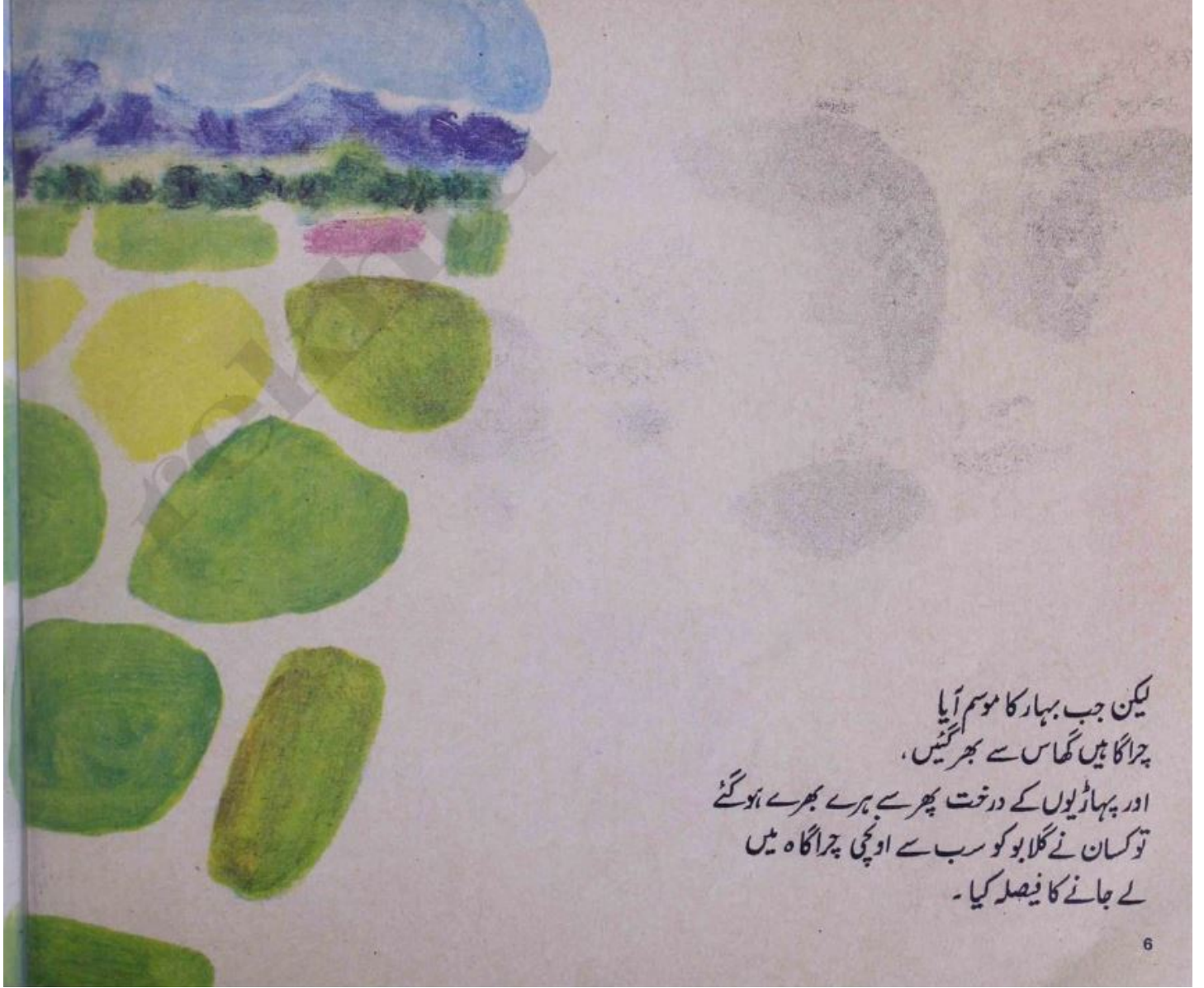
لیکن جب بہار کا موسم آیا
چراگاہیں گھاس سے بھر گئیں،
اور پہاڑیوں کے درخت پھر سے ہرے بھرے ہو گئے
تو کسان نے گلابو کو سب سے اونچی چراگاہ میں
لے جانے کا فیصلہ کیا۔
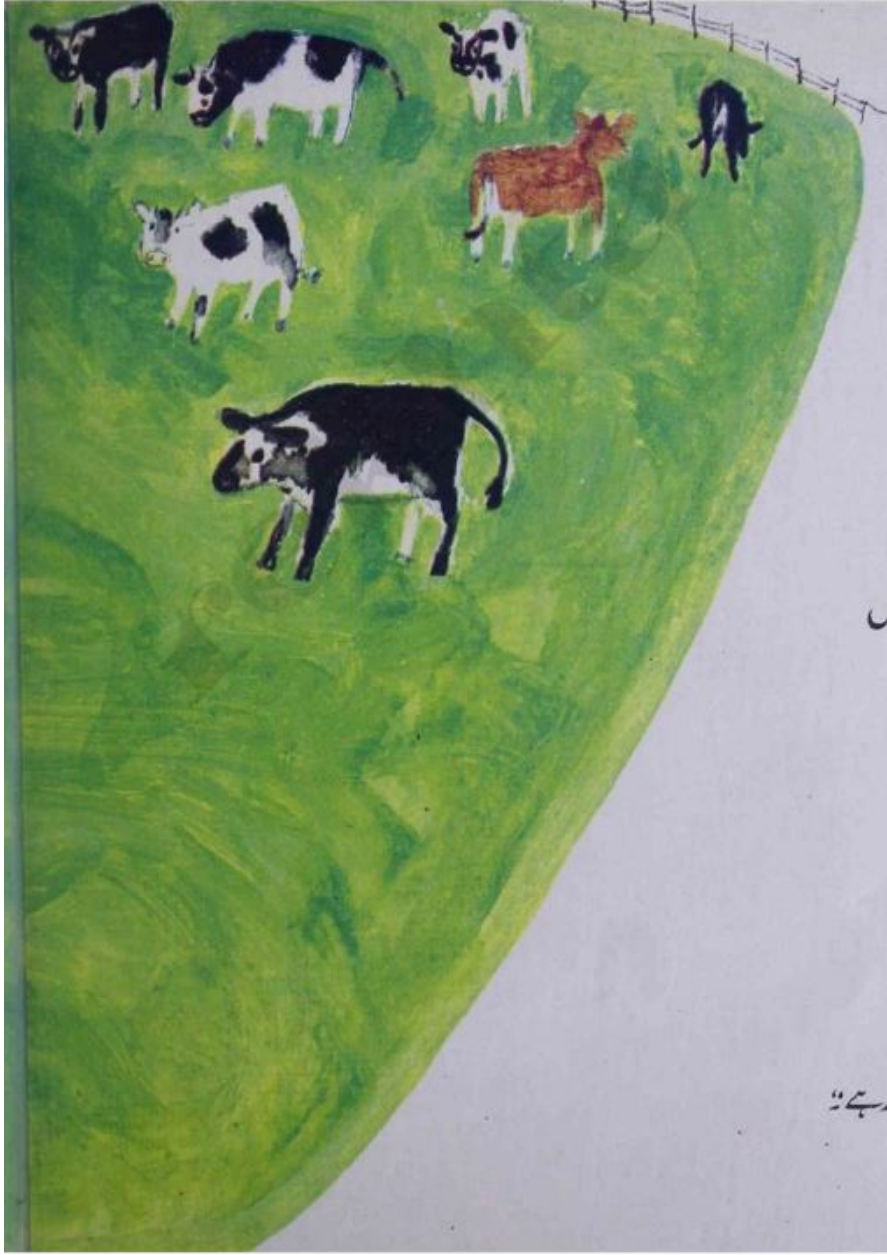
جب وہ وہاں پہنچے،
تو دیکھا کہ وہاں دوسرے کھیتوں کی بہت ساری بچھیائیں
پہلے سے موجود ہیں۔
ہر شکل، ہر قد اور کاٹھی کی:
بڑی بھی، چھوٹی بھی، موٹی بھی اور دُبلی بھی۔
چراگاہ بچھیوں کا اسکول لگ رہی تھی۔

کسان مسکرایا۔
"اوہو! یہ ٹھیک ہے۔
یہاں گلابو کو بہت ساری دوست ملیں گی،
اور ان کے ساتھ رہ کر شاید یہ اتنی خودغرض اور لالچی نہ رہے۔"
وہ گلابو کو چراگاہ میں چھوڑ کر چلا گیا۔
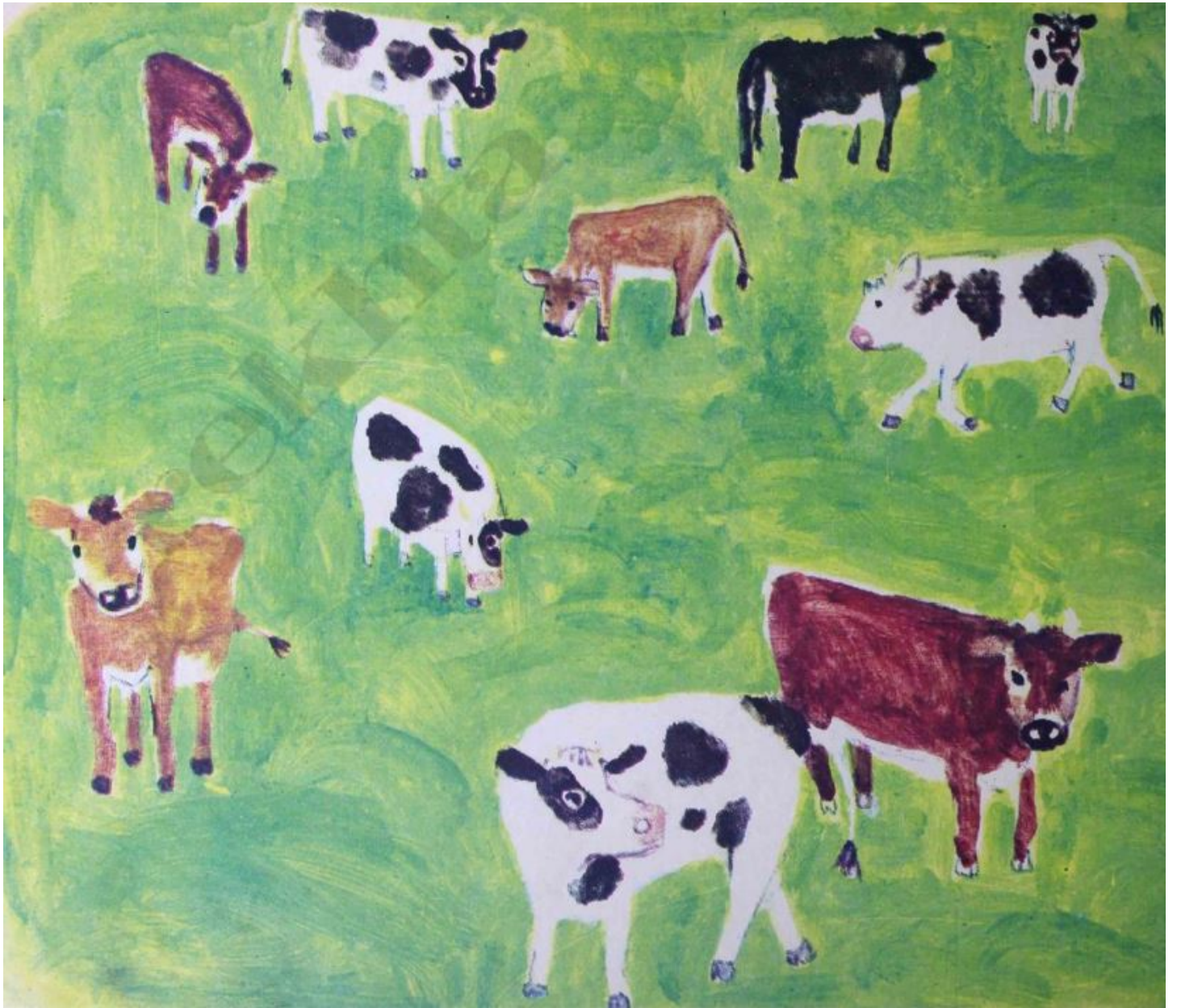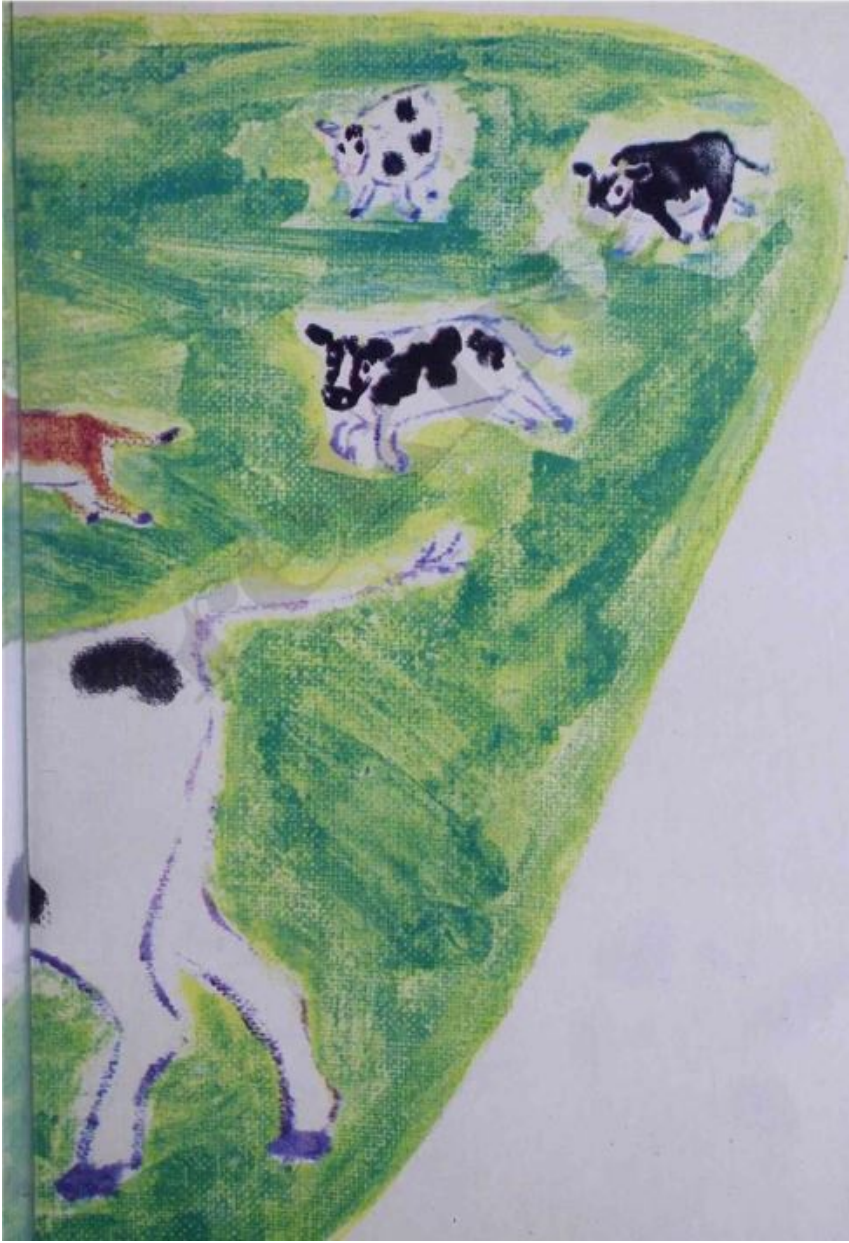
لیکن اس کے جانے کے فوراً بعد ،
ساری بچھیائیں چراگاہ کے بیچ میں
اکٹھی ہوگئیں
اور ایک دوسرے کو دھکّہ دینے، ٹھیلنے اور مارنے لگیں !

دھکیلنا ، ٹھیلنا ، مارنا . . . . .
مارنا ، دھکیلنا ، ٹھیلنا ! !

وہ یہ سب کچھ ہمیشہ یہ فیصلہ کرنے کے لیے کرتیں کہ
کسے اس چراگاہ کی رانی بننا ہے۔

اور پھر مریل اور چھوٹے بچھیوں کو جلد ہی
دھکّہ دے کر الگ تھلگ کر دیا گیا۔
بڑی اور چھوٹی بچھیائیں
کچھ دیر تک ایک دوسرے سے گتھی رہیں۔
گلابو نے ۳...۴...۵...۶...۷ کو پچھاڑ دیا۔
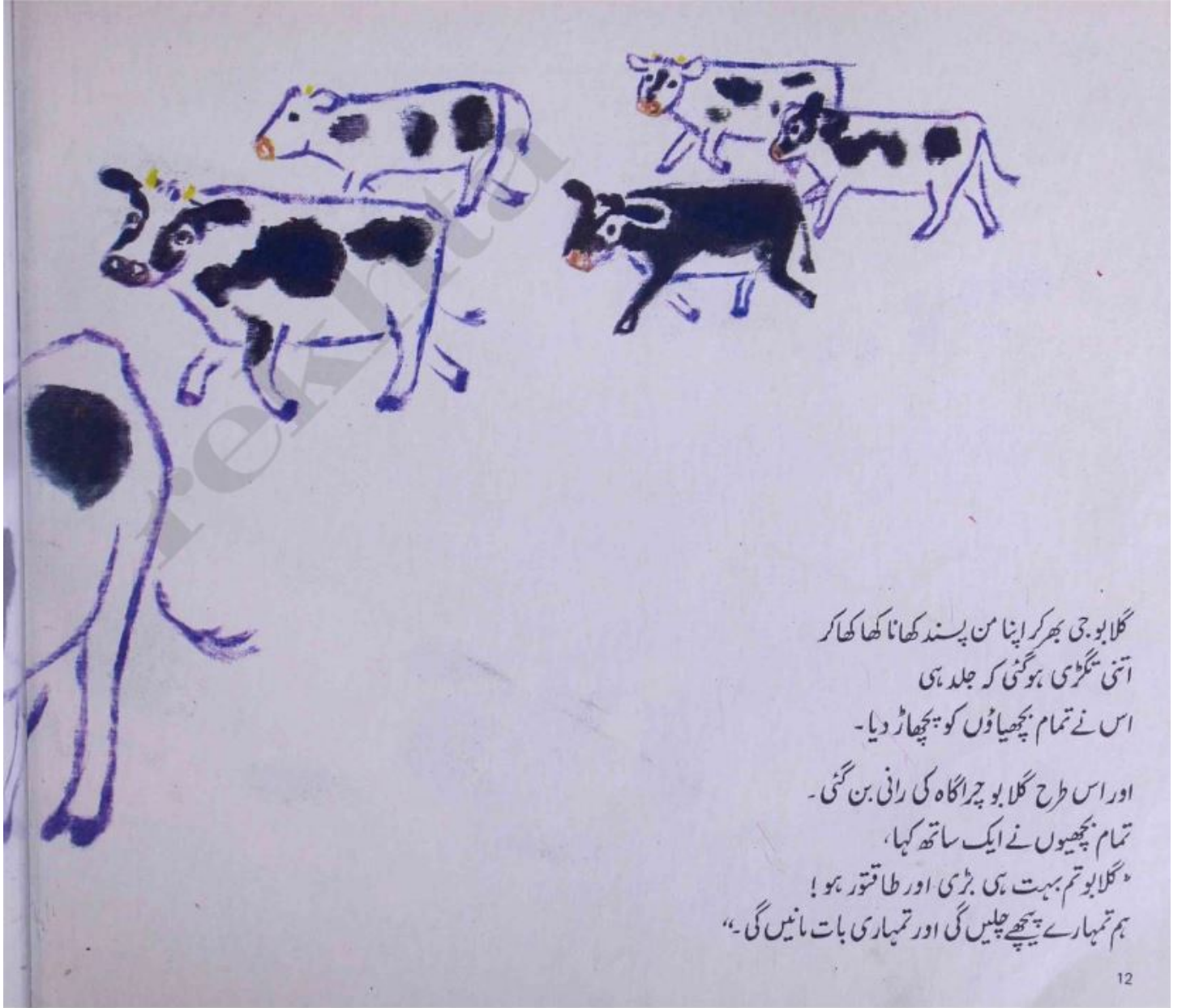
گلابو جی بھر کر اپنا من پسند کھانا کھا کر
اتنی تگڑی ہو گئی کہ جلد ہی
اس نے تمام بچھیاؤں کو پچھاڑ دیا۔

اور اس طرح گلابو چراگاہ کی رانی بن گئی۔
تمام بچھیوں نے ایک ساتھ کہا،
"گلابو تم بہت ہی بڑی اور طاقتور ہو!
ہم تمہارے پیچھے چلیں گی اور تمہاری بات مانیں گی۔"

لیڈر بن کر گلابو بہت خوش تھی۔
گرمی کے دنوں میں تمام بچھیائیں،
بڑی بھی، چھوٹی بھی،
موٹی بھی اور دبلی بھی،
تالاب میں نہانے کے لیے
قطار بنا کر گلابو کے پیچھے پیچھے چلیں۔
لیکن تالاب کے کنارے پہنچ کر گلابو نے سب کو روک کر کہا،
"تم سب یہاں انتظار کرو!"
پھر اس نے تالاب میں اتر کر جی بھر کر پانی پیا،
اور ٹھنڈے پانی کا مزا لیتی رہی۔
دوسری بچھیائیں اس کا انتظار کرتی رہیں۔
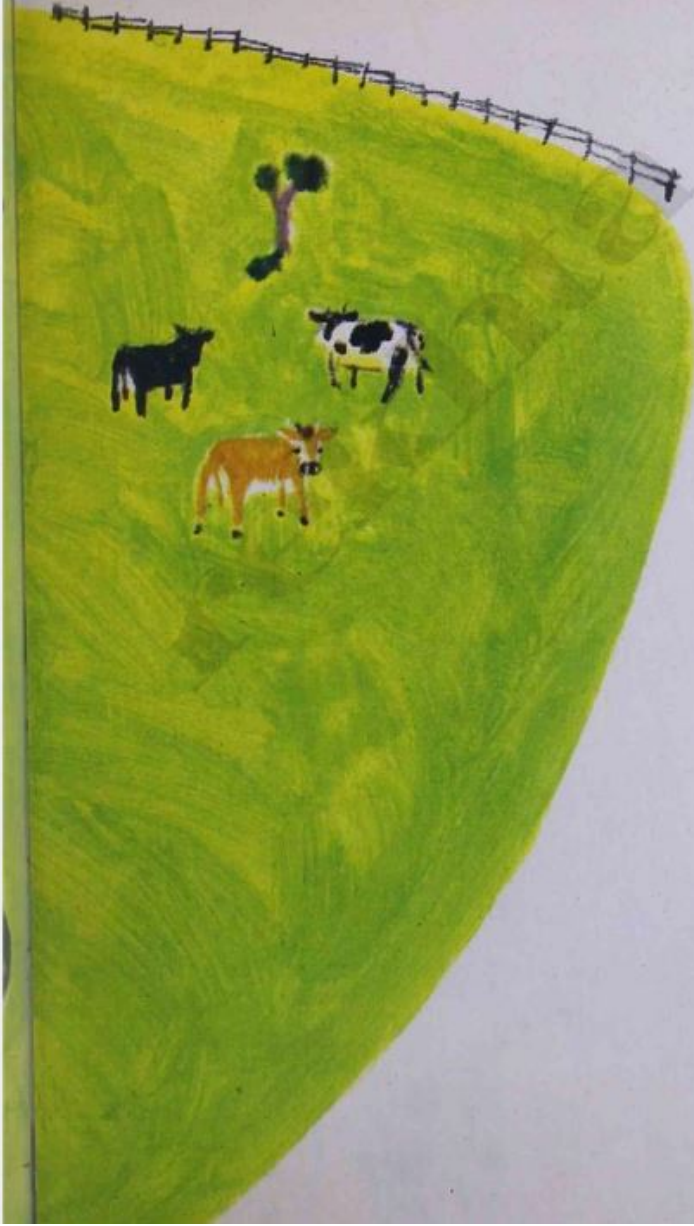
ایک دن پھر ایسا ہی ہوا،
جب تیز دھوپ چمک رہی تھی اور کافی گرمی تھی۔
ساری بچھیائیں،
بڑی بھی، چھوٹی بھی،
موٹی بھی اور دُبلی بھی،
میدان کے بیچ میں ایک بڑے پیڑ تک جانے کے لیے
گلابو کے پیچھے قطار بنا کر چلیں
تاکہ وہ آرام دہ ٹھنڈی چھاؤں کا مزا لے سکیں۔
جب وہ وہاں پہنچیں تو گلابو نے سب کو روک کر کہا،
"تم سب یہاں انتظار کرو!"
پھر وہ بڑھی اور پیڑ کے نیچے آرام سے لیٹ گئی،
دوسری تمام بچھیائیں قریب کھڑی رہ کر تھوڑی تسکین حاصل کرتی رہیں،
یا پھر یہاں وہاں چھاؤں تلاش کرنے لگیں۔
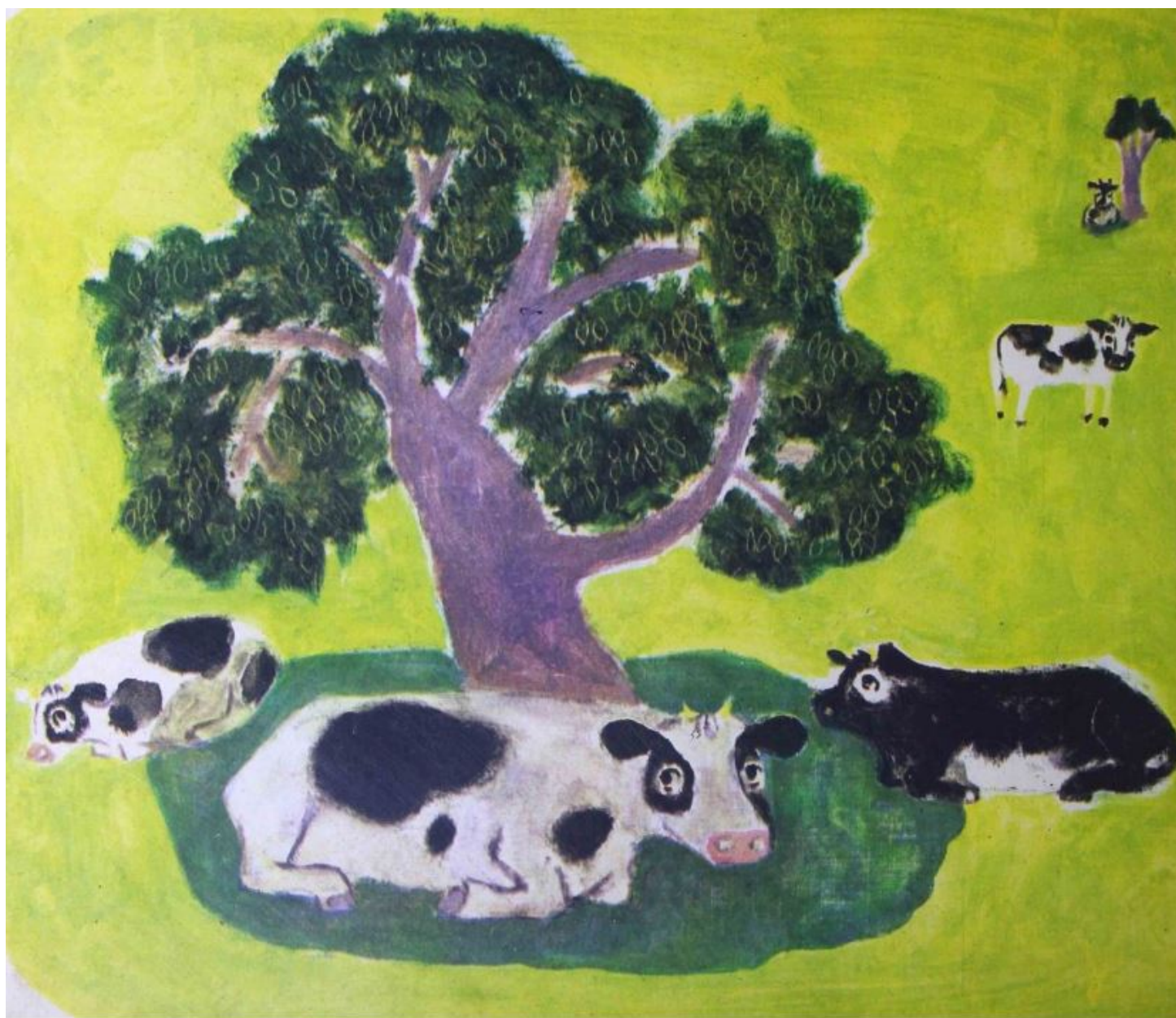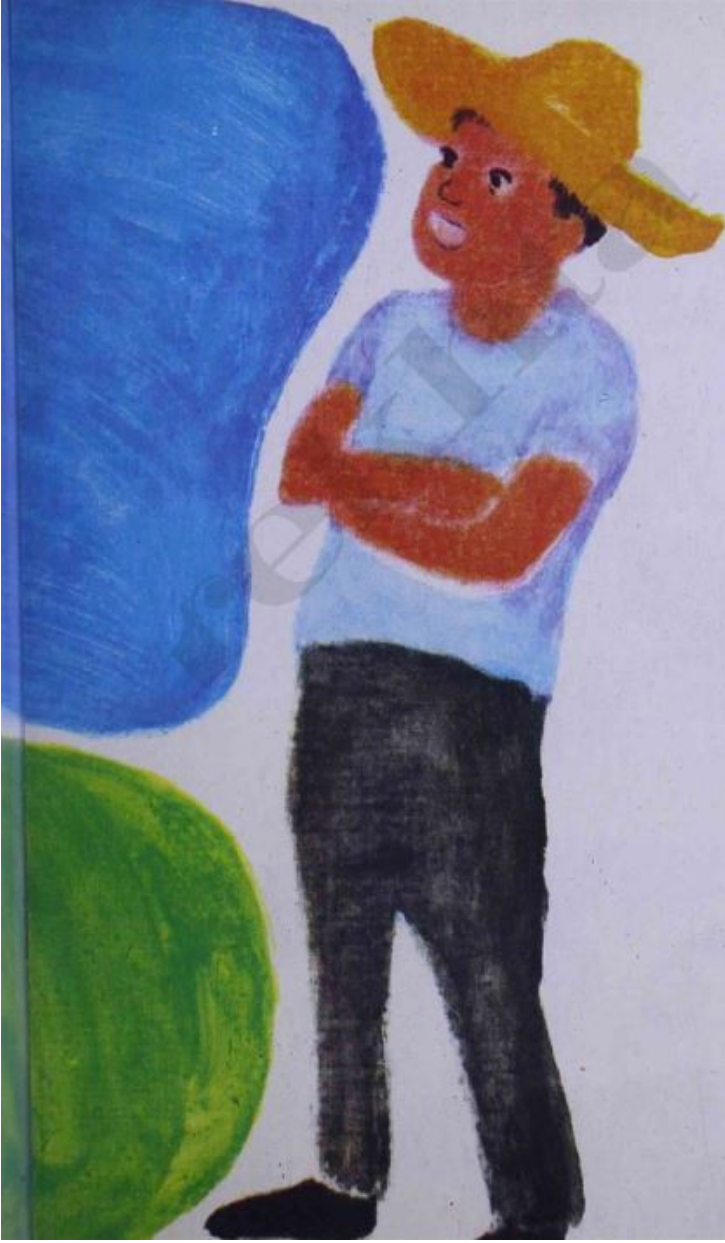
کچھ دنوں کے بعد
کسان اپنی بچھیاؤں کو دیکھنے کے لیے
ایک ایک کرکے چراگاہ میں آنے لگے۔
ان لوگوں نے بچھیوں کو دیکھ کر کہا،
"ارے واہ! نرم اور ہری گھاس کھاکر
سب کے سب کافی بڑی اور مضبوط ہوگئی ہیں۔"
"لیکن گلابو ان میں سب سے بہتر ہے۔"

گلابو نے جب یہ سنا تو
بڑے غرور سے آواز نکالی "مو۔۔۔"
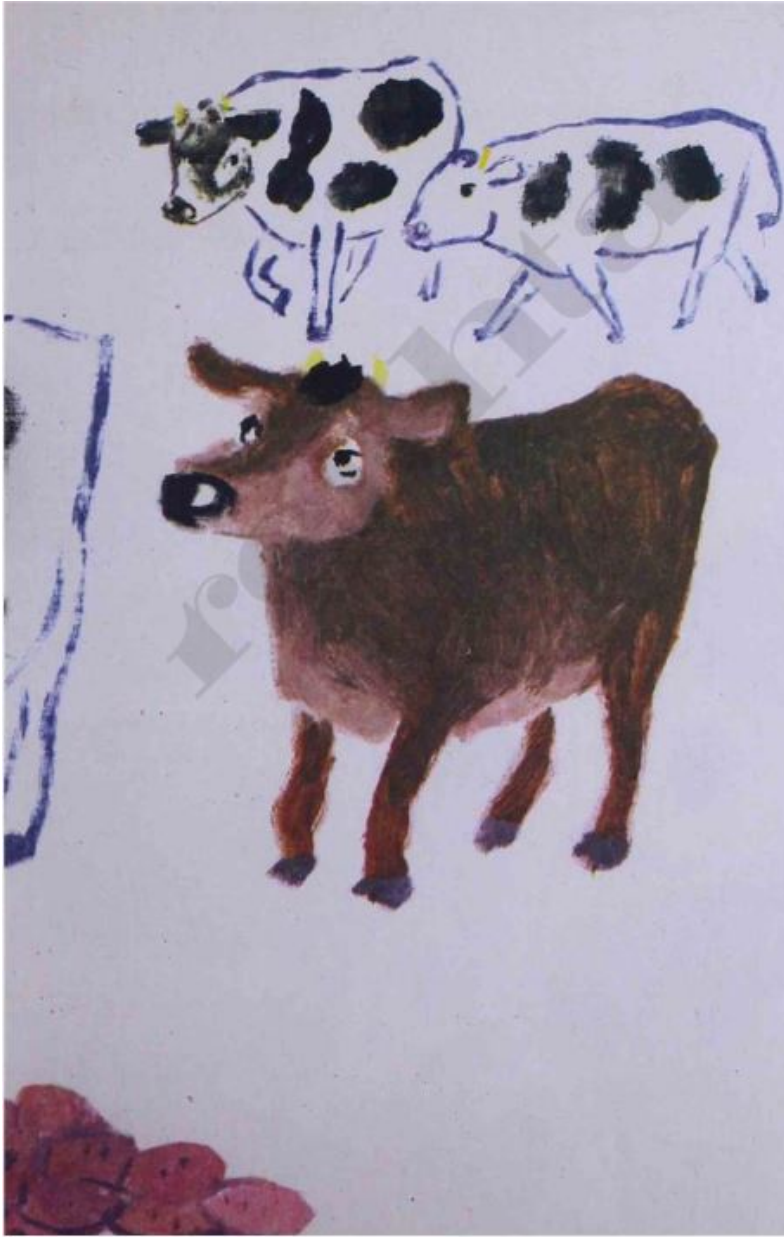
ایک شام ایک کسان
آلو اور تربوز سے بھری ہوئی
ایک گاڑی لے کر آیا
اور تمام بچھیوں سے کہا
"یہ سب تم لوگوں کے لیے ہے،
تم ایمانداری سے اس میں سے اپنا اپنا حصہ کھا لینا۔"
اور وہ واپس چلا گیا۔

تمام بچھیائیں خوشی سے چلانے لگیں،
"مو....... مو......."
لیکن گلابو نے حکم دیا،
"تم سب یہیں رکو اور میرا انتظار کرو۔"
اور وہ آلو کے ڈھیر کی طرف بڑھ گئی۔
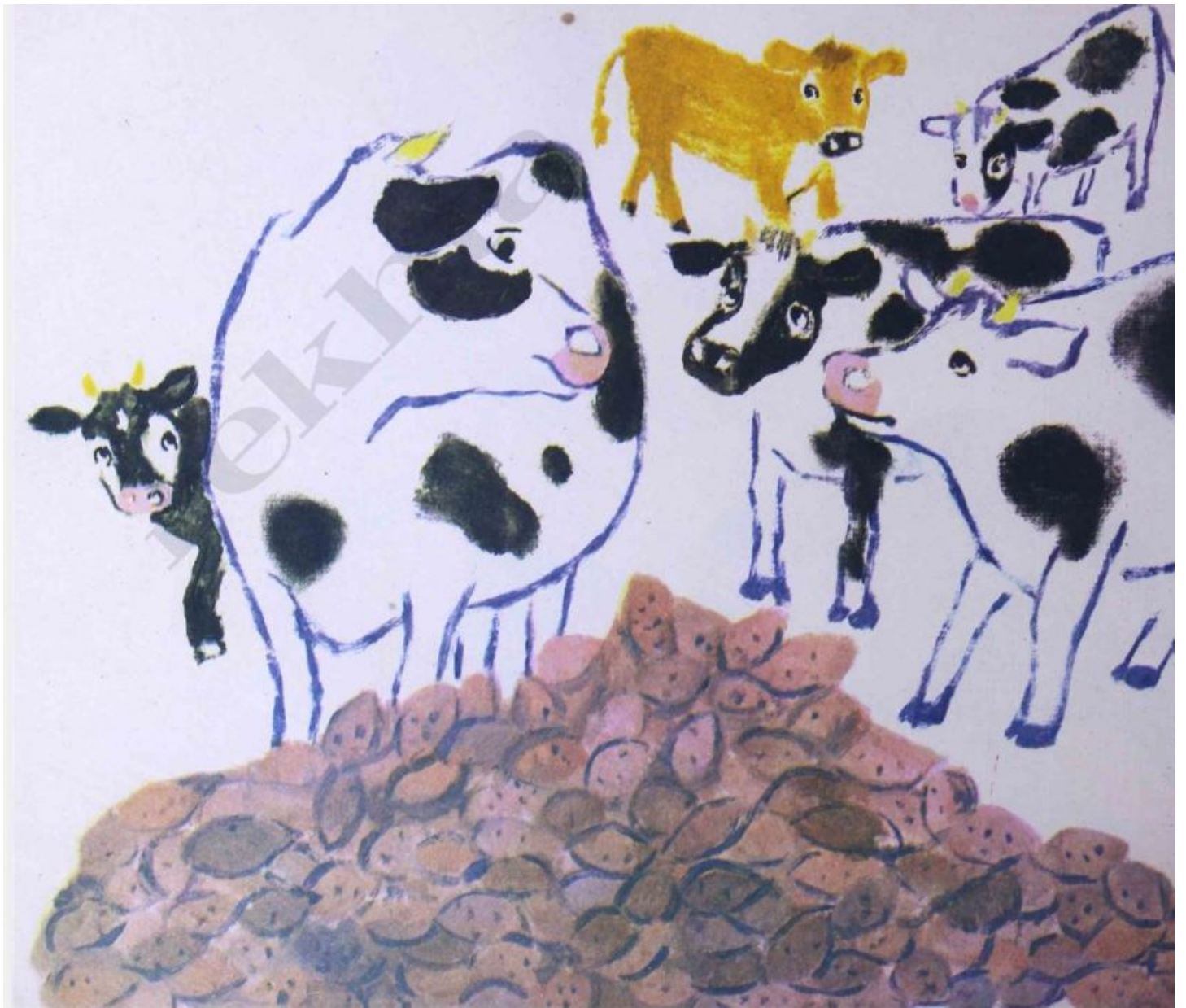
گلابو نے آلو کھانا شروع کر دیے۔
وہ کھاتی گئی اور کھاتی گئی،
دوسری تمام بچھیائیں اپنی باری کا انتظار کرتی رہیں۔
گلابو نے ان لوگوں کے لیے،
حرف چھلکے اور سڑے گلے آلو چھوڑے۔
پھر وہ تربوزون کی طرف لپکی
اور سب کے سب چٹ کر گئی۔
اب وہاں حرف چھلکے اور بیج بچے ہوئے تھے۔
ان میں تمام بچھیاؤں نے اپنا حصہ لگایا اور بغیر لڑے جھگڑے کھایا،
اور پھر وہ سب سو گئیں۔

صبح کو جب بچھیائیں سو کر اُٹھیں تو
چراگاہ کے بیچ میں غبارے جیسی کوئی گول چیز
دیکھ کر انھیں بڑی حیرت ہوئی،
پہلے تو وہ سب اسے دیکھ کر ڈر گئیں
لیکن پھر اسے قریب سے دیکھنے کا حوصلہ کیا۔
اچانک غبارے سے بہت ہی دھیمی آواز آئی "مو"
"یہ تو بچھیا ہے!"
"یہ تو گلابو ہے!"
"گلابو یہ تمہیں کیا ہوا؟"
لیکن گلابو چپ رہی،
اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔
"گلابو ہمیں بھی تو بتاؤ کہ تمہیں کیا تکلیف ہے؟"
گلابو نے بہت ہی دھیمی آواز میں کہا۔
"میرا پیٹ اتنا بھرا ہوا ہے کہ
میں بڑی مشکل سے بول سکتی ہوں۔
ایسا لگ رہا ہے جیسے میں ابھی پھٹ جاؤں گی۔"
بچھیوں نے کہا:
"ارے یہ تو پھٹنے جا رہی ہے،
جلدی کرو۔ اس سے دور بھاگو۔"
بچھیائیں بہت ہی گھبرائی ہوئی تھیں۔
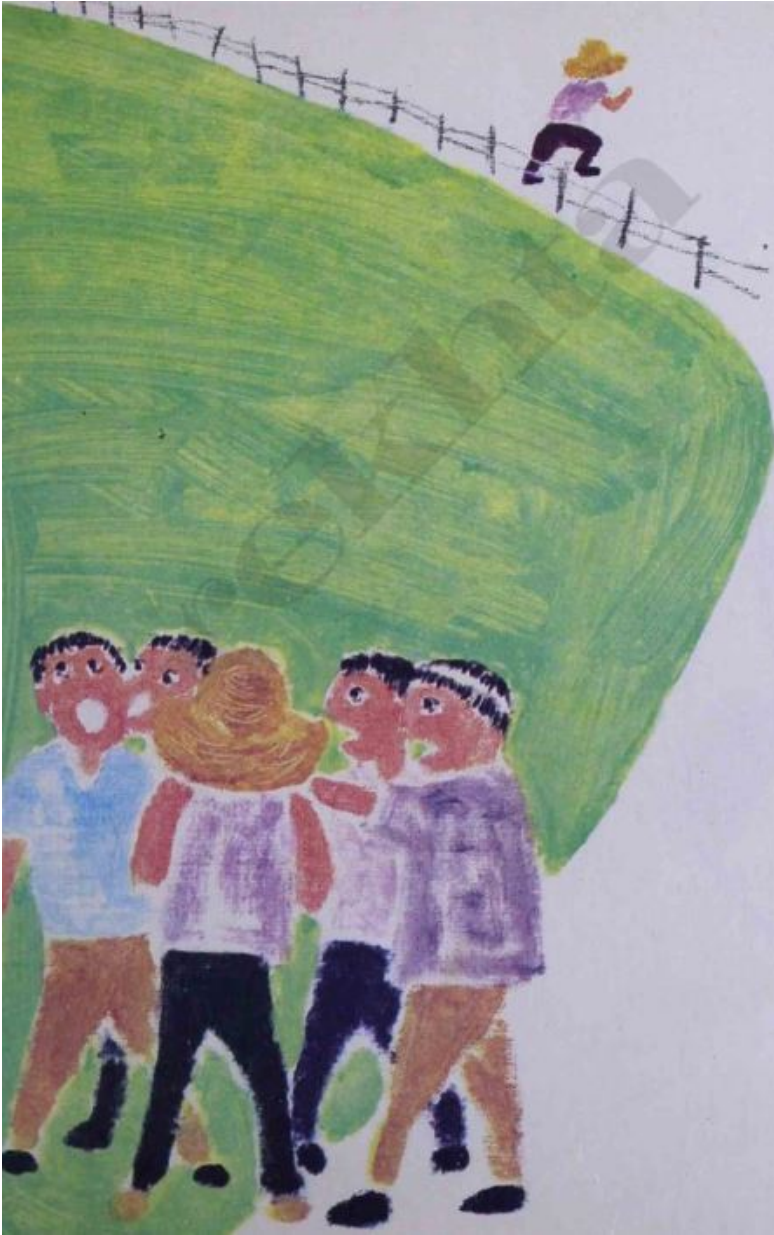
جب قریب کے کھیتوں میں
کام کرنے والے کسانوں نے شور سنا
تو وہ دوڑے ہوئے آئے۔
"گلابو کو دیکھو۔"
"وہ اپنے اصل سائز سے دوگنا پھول گئی ہے۔"
"میں جانتا ہوں کیا ہوا ہے
جو آلو اور تربوز میں کل لایا تھا
اس نے وہ سارے خود کھالیے ہیں۔"
"ٹھیک، ہمیں جلدی ہی کچھ کرنا ہوگا۔"
"ہاں" گلابو کے مالک نے کہا،
اور وہ جانوروں کے ڈاکٹر کو بلانے بھاگا۔
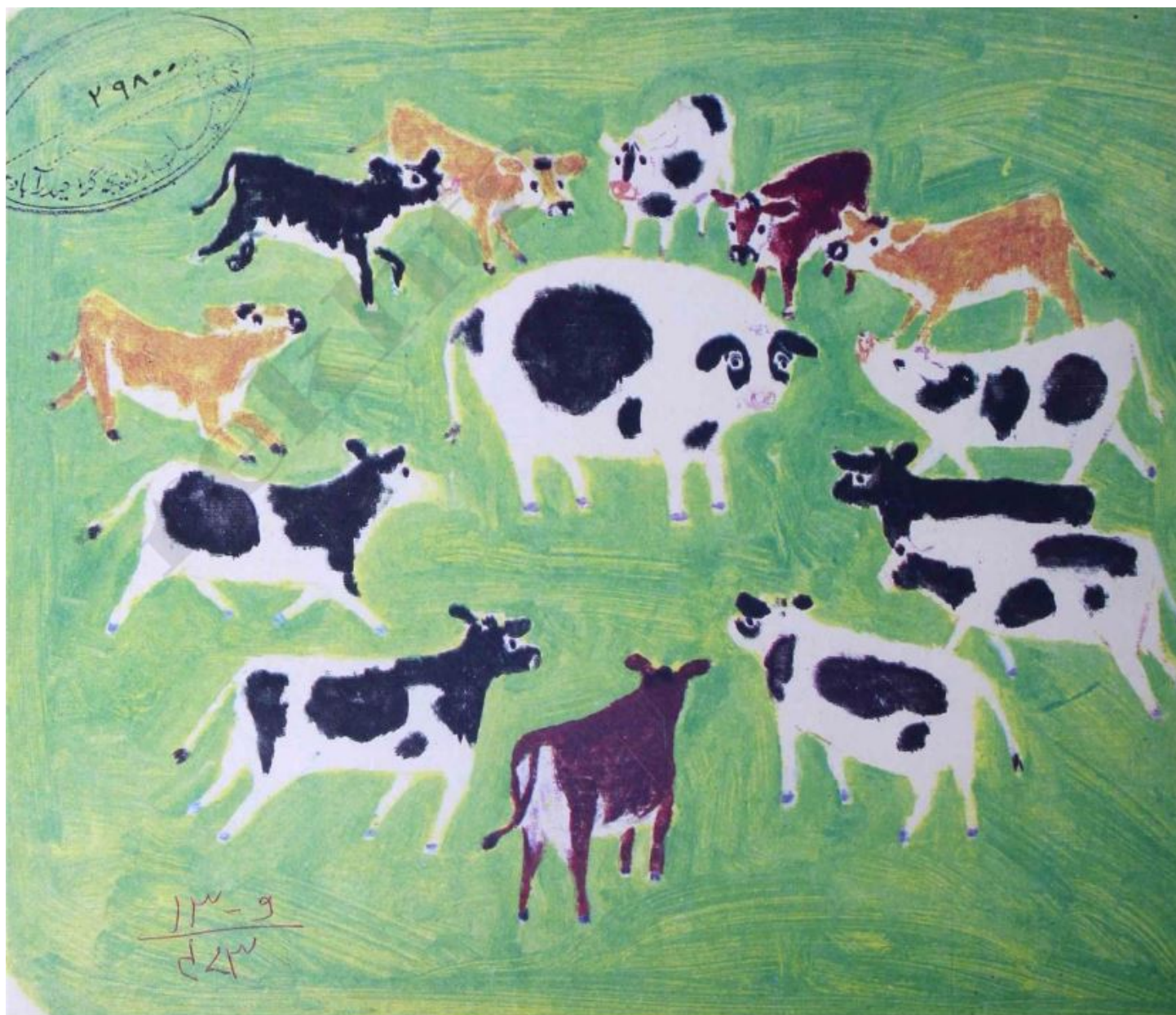
جس وقت ڈاکٹر اپنی سائیکل سے وہاں پہنچا،
گلابو اپنے اصل سائز سے تین گنا پھول چکی تھی!
ڈاکٹر نے جلدی جلدی اس کو دیکھا اور کہا:
"اس نے بہت زیادہ کھا لیا ہے،
اور اس کا پیٹ ہوا سے بھر گیا ہے،
اس ہوا کو جلدی نکالنا ہوگا۔"
پھر اس نے اپنے تھیلے سے ایک بڑی سوئی نکالی
دوسری تمام بچھیائیں بُری طرح ڈری ہوئی تھیں۔
وہ چراگاہ کے سرے پر جا کھڑی ہوئیں
اور وہاں سے گلابو کو تاکنے لگیں۔

کسان اور ان کے گھر والے
گلابو کو گھیرے ہوئے تھے۔
بچھیائیں یہ نہیں دیکھ پا رہی تھیں کہ
وہاں کیا کچھ ہو رہا ہے۔
لیکن اچانک انھوں نے آواز سنی "پسّ۔۔۔"
اور پھر گلابو نے دھیمی آواز میں کہا: "مو"
پھر دیر تک "شش۔۔۔" کی آواز آتی رہی
ایسی، جیسے کسی ٹائر سے ہوا باہر نکل رہی ہو،
ڈاکٹر نے کہا: "کام ہو گیا"
گلابو نے خوش ہو کر آواز نکالی: "مو!"

ساری بچھیاؤں نے بھی آواز نکالی "موا"
اور گلابو کو دیکھنے اس کی طرف لپکیں
گلابو اب پہلے جیسی ہو گئی تھی
انھوں نے کہا: "گلابو، ہم بہت خوش ہیں کہ تم پھٹی نہیں"
"گلابو تم پھر ٹھیک ٹھاک لگ رہی ہو"
"گلابو ہمیں بڑی خوشی ہے کہ تم ٹھیک ہو گئی ہو!"
گلابو کو اپنے آپ سے بڑی شرم آرہی تھی
اس نے بہت ہی شرمیلے انداز میں کہا:
"تم سب لوگوں کا شکریہ، بہت بہت شکریہ۔"
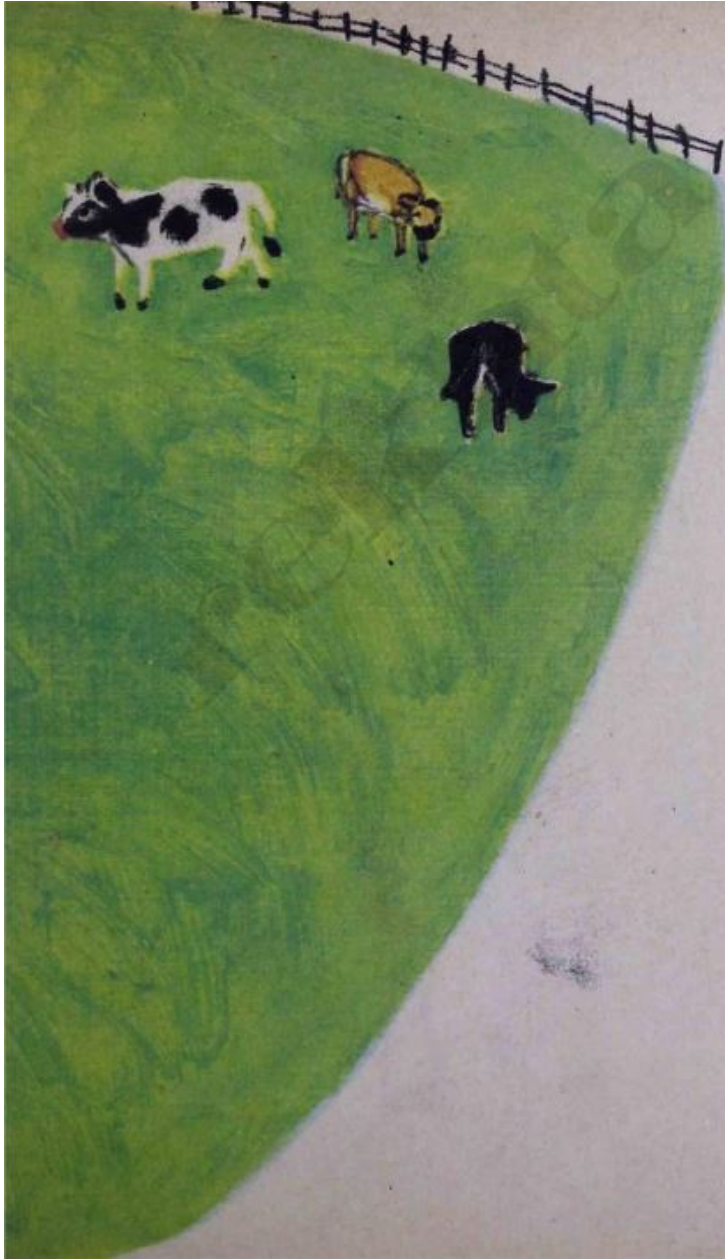
گلابو کے مالک نے گلابو کو ایک پیڑ سے باندھ دیا
اس نے اس کا منہ بھی باندھ دیا،
تاکہ جب تک اس کا پیٹ ٹھیک نہ ہو جائے
وہ کوئی چیز کھا نہ سکے۔
گلابو کھڑی رہی اور دوسری بچھیوں کو دیکھتی رہی
بڑی بھی، چھوٹی بھی،
موٹی بھی اور دُبلی بھی۔
سب تالاب کے ٹھنڈے پانی میں نہا رہی تھیں
اور بڑے پیڑ کی ٹھنڈی چھاؤں میں جھپکی لے رہی تھیں۔

دو دن کے بعد گلابو آزاد ہو گئی،
لیکن اس کے بعد سے
اس نے کبھی خود غرضی نہیں دکھائی،
اور نہ کبھی بہت زیادہ کھانے کی کوشش کی۔
خاص طور پر آلو اور تربوز کے معاملے میں
وہ احتیاط رکھتی تھی۔